

معاشی ترقی کی شرح گزشتہ سال کے مقابلے کی

پالیسی ریٹ سوا 13 فیصد ہے اور افراط زر کی شرح 11 سے 12 فیصد رہنے کی توقع ہے، مانیٹری پالیسی کے فیصلے

آزادانہ طریقے سے ہوتے ہیں

ایکسچینج ریٹ مستحکم ہونے سے زر مبادلہ ذخائر بڑھ رہے ہیں، زراعت کیلئے کوئلہ اسٹورٹیج، ورکنگ کیپٹل، متبادل

توانائی دی ہے، ڈاکٹر رضا باقر

کراچی (اسٹاف رپورٹر) گورنر اسٹیٹ بینک ڈاکٹر رضا باقر نے شرح سود میں کمی کو افراط زر کی شرح میں کمی سے مشروط کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان میں بنیادی شرح سود کو دیگر ملکوں کے افراط زر کی شرح اور اپنی تاریخ سے موازنہ کیا جائے۔ جن ملکوں میں شرح سود کم ہے وہاں افراط زر کی شرح بھی کم ہے۔ یہ بات انہوں نے پیر کو کراچی چیئرمین آف کامرس میں تاجروں کے اجتماع سے خطاب کے دوران کہی۔ گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ فی الوقت پالیسی ریٹ سوا 13 فیصد ہے اور افراط زر کی شرح 11 سے 12 فیصد رہنے کی توقع ہے۔ مانیٹری پالیسی کے فیصلے آزادانہ طریقے سے ہوتے ہیں جو بنیادی شرح سود کا تعین کرتی ہے۔ اگر سود کا فیصلہ ہم نے کرنا ہے تو اس کمٹی کی افادیت ختم ہو جائے گی۔ ملک میں افراط زر کی شرح میں کمی ہوگی تو بنیادی شرح سود بھی کم ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ایران سے بینکاری بڑھانا چاہتے ہیں۔ ایران پر پابندیوں کی وجہ سے بینکاری نہیں ہو رہی۔ ترکی نے ایران سے تجارت کا صل نکالا ہے۔ اسٹیٹ بینک ترکی اور دیگر ملکوں کی ایران سے بینکاری کا جائزہ لے رہا ہے۔ ایران سے بینکاری کرنے کے لیے ایسا طریقہ اپنائیں گے جس سے بینکوں پر اثرات نہ پڑیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے زیادہ تر بینک نجی شعبے میں ہیں۔ ڈاکٹر رضا باقر نے کہا کہ اسٹیٹ بینک پاکستان کی تجارت و صنعت کی تیز رفتار ترقی کا خواہش مند ہے۔ تجارت و صنعت کی ترقی سے ملکی معیشت کی بھی ترقی ممکن ہے۔ معاشی حالات بہتری کی جانب گامزن ہیں۔ ایکسچینج ریٹ اب بہتر ہو رہے ہیں۔ 4 ماہ قبل تک اسٹیٹ بینک کے اقدامات کو ماہرین معیشت کی جانب سے تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ معیشت کی شرح اور جی ڈی پی نمو میں ہونے والی کمی سے اتفاق کرتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک چاہتا ہے کہ کاروباری ماحول بہتر ہو کاروبار وسیع ہو۔ کاروبار بڑھے گا تو معیشت بحال ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک کا کام کاروبار کرنا نہیں بلکہ کاروبار کو سہولت دینا چاہتا ہے۔ کاروباری حالات میں بہتری آگئی ہے۔ ایکسچینج ریٹ مارکیٹ میں کیا گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اپنی ورکنگ شروع کی ہوئی تھی۔ آج ماہرین معیشت اور تاجروں کے اجتماع سے ایکسچینج ریٹ پر تنقید نہیں کر رہے۔ معیشت میں جی ڈی پی ترقی گزشتہ سال سے کم ہوگی۔ ایکسپورٹس میں بہتری آ رہی ہے۔ ایکسپورٹ میں حجم کے لحاظ سے اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایکسچینج ریٹ کو مستحکم رکھ کر ایکسپورٹ پر سبسڈی اور برآمدات پر ٹیکس عائد کیا تھا۔ پاکستان میں اصلاحات کا عمل شروع ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایکسچینج ریٹ کو مارکیٹ میں کرنے پر بہت خوف تھا۔ کاروباری برادری اصلاحات کے عمل کو اعتماد دے۔ ملک میں غیر ملکی سرمایہ آ رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے پاس غیر قرضہ جات زر مبادلہ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کاروبار میں آسانی کے انیشیاتیو آہستہ آہستہ کم کر رہے ہیں۔ فی الوقت آئی ایم ایف کا پہلا جائزہ مکمل ہوا ہے۔ پہلے فارن ایکسچینج نکل رہا تھا لیکن اب پاکستان میں فارن ایکسچینج کی آمد شروع ہو گئی ہے۔ ملکی درآمدات کم ہو رہی ہے جبکہ برآمدات بڑھنا شروع ہوئی ہے۔ ایکسچینج ریٹ مستحکم ہونے سے زر مبادلہ ذخائر بڑھ رہے ہیں۔ اسٹیٹ بینک پر ماضی جیسے دباؤ ختم ہونے سے آف ڈونگ بزنس میں آنے والی مشکلات بھی گھٹ گئی ہیں۔ اس حوالے سے 10 ہزار ڈالر تک انوائٹنگ لینے کی اجازت دیدی ہے۔ اب فی انوائٹس 10 ہزار ڈالر فارن ایکسچینج ہونی ملک لے جانے کی اجازت دی گئی ہے۔ گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ ایس ایم ای سیکٹر معیشت کے لیے بہت اہم ہے جہاں ملازمت کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک ایس ایم ای کو قرض کی فراہمی پر سہولت دلاتا ہے۔ اس موقع پر اسٹیٹ بینک کے ڈائریکٹر ایس ٹمر نے کہا کہ ایس ایم ای پر سستے قرضے کی اسکیمیں متعارف کرائی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صنعت لگانے یا دکانیں بنانے کے لیے 6 فیصد شرح سود ہے۔ بینک الحیب نے ایس ایم ای میں 13 کروڑ 70 لاکھ روپے کی سرمایہ کاری کی ہے۔ نیشنل بینک، بینک الفلاح نے بھی ایس ایم ای قرض دیا ہے۔ زراعت کے لیے کوئلہ اسٹورٹیج، ورکنگ کیپٹل، خواتین کے لیے خصوصی قرضہ، خصوصی افراد کے لیے قرض، متبادل توانائی کی اسکیم اسٹیٹ بینک نے دی ہے۔